انٹرویو: رپورٹ نعیم الحسن

امریکی تسلط سے آزادی کے لئے قوم متحد ہو جائے

نائن الیون کے فوراً بعد پرویز مشرف کو سیاستدانوں کی اکثریت کے غلط مشورے

نوائے وقت لاہور کے مجید نظامی ہال میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے حالات حاضرہ پر ایک تفصیلی خطاب اور مذاکرہ ہوا اس کی کچھ اجمالی رپورٹ نوائے وقت کے جناب نعیم الحسن صاحب کی لکھی ہوئی یہاں دی جارہی ہے جو ۱۳ رمارچ ۲۰۱۱ء کو نوائے وقت سنڈے ایڈیشن میں شائع ہوئی......(ادارہ)

ممتاز عالم دین مولانا سمیع الحق مدرسہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے بانی مولانا عبدالحقؒ کے فرزند ہیں جن کی دینی وسیاسی خدمات ملک وقوم کے لئے گراں قدر سرمایہ ہیں۔ افغانستان میں روس کی لشکر کشی اور عالمی سیاست کی بساط پر افغان جہاد کے دوران ملک کی جن دینی جماعتوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس میں ان کی جماعت جمعیۃ العلمائے اسلام اور مدرسہ اکوڑہ خٹک کے فارغ التحصیل طلبا کا نام ہمیشہ نمایاں رہا ہے۔ مولانا سمیع الحق 1937 میں اکوڑہ خٹک کے معروف مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ دارالعلوم حقانیہ سے ابتدائی تعلیم کے بعد انہوں نے 1957ء میں دورہ حدیث کی تعلیم مکمل کی اور شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری سے تفسیر کا علم حاصل کیا۔ اپنی دینی تعلیم سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ملک بھر میں تعلیم وتدریس کا جو سلسلہ انہوں نے آج سے 53 برس قبل شروع کیا تھا آج بھی اسی خشوع وخضوع کے ساتھ جاری ہے۔ 1977 میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی تحریک ہو یا پھر ختم نبوت کا زمانہ انہوں نے ہر دور میں ان تحریکوں میں اہم کردار ادا کیا۔ ملک میں 1977ء کے مارشل لاء کے نفاذ کے بعد وہ مجلس شوریٰ کے رکن مقرر ہوئے' اس کے علاوہ وہ سینٹ اور قومی اسمبلی کے معزز رکن بھی منتخب کئے گئے۔ 1986ء میں مولانا سمیع الحق نے سینٹ میں شریعت بل پیش کیا جس کی سینٹ نے برسوں کی بحث کے بعد منظوری دی۔ ملک میں فرقہ واریت کا مسئلہ ہو یا پھر قومی یکجہتی کا کوئی اور سوال مولانا سمیع الحق نے ہمیشہ ملک وقوم اور دینی وسیاسی قیادت کو ایک ساتھ بٹھانے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ چندروز قبل نوائے وقت کے دورے کے موقع پر انہوں نے حمید نظامی ہال میں ایک خصوصی تقریب سے خطاب کیا اپنے خصوصی لیکچر میں انہوں نے ملک وقوم کو درپیش مسائل کے حوالے سے جن حقائق پر روشنی ڈالی ان کی تفصیلات نذر

قارئین ہیں۔

ممتاز عالم دین مولانا سمیع الحق نے خبردار کیا ہے کہ ملکی سالمیت کے ایک نکاتی ایجنڈے پر مذہبی، سیاسی و سیکولر جماعتوں کے اکابرین نے متحد ہو کر امریکی مداخلت کا راستہ نہ روکا تو ہم اپنی قومی سلامتی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے، اس کے لئے بحیثیت قوم ہمیں امریکہ نواز پالیسی سے جان چھڑانا ہوگی، جس کے تحت سابق صدر جنرل پرویز مشرف نے نائن الیون کے بعد قوم کو ڈرا دھمکا کر اپنے لئے تائید حاصل کی اور وطن عزیز کو ایک دلدل میں دھکیل دیا۔ امریکہ میں نائن الیون اور افغانستان میں اس کی بازگشت کوئی اچانک واقعہ نہیں خطے میں اپنی مداخلت کے جواز کیلئے اس نے ایسے اقدامات کئے کہ پاکستان کو وار آن ٹیرر کے خلاف جنگ کی آڑ میں اپنے افغان بھائیوں کے خلاف لاکھڑا کیا۔ اس جنگ سے پہلے وزیرستان سمیت پاکستان میں ہم نے طالبان کا نام تک نہیں سنا تھا۔ سابق صدر جنرل پرویز مشرف کے امریکہ کی حمایت میں اعلان کے بعد سے افغانستان پر پاکستان سے طالبان کے ٹھکانوں کے بہانے ہزاروں حملے کروائے گئے۔ مشرف دور میں امریکہ اور اس کی اتحادی نیٹو فورسز کی جانب سے اکادکا ڈرون حملے ہو رہے تھے اب دن میں کئی مرتبہ ایسے حملوں میں سینکڑوں افراد کو ہلاک اور زخمی کر دیا جاتا ہے۔ نیٹو طیارے ہماری سرحدوں کی کھلے عام خلاف ورزی کر کے جس طرح ماؤں کی گود اجاڑ رہے ہیں امریکہ کی بھڑکائی ہوئی اس آگ میں مرنے والوں کے عزیز واقارب انتظام میں دیوانہ ہو چکے ہیں امریکیوں کی لگائی ہوئی یہ آگ آج مردان اور سوات تک پھیل چکی ہے ہر روز گھروں سے اٹھنے والی میتوں سے لوگوں میں اس قدر اشتعال ہے کہ انقلاب کی دستک سنائی دے رہی ہے۔ اس قدر قتل عام تو شاید انگریز سامراج کے دور میں بھی نہیں کیا گیا ہوگا اس بات کا اندیشہ ہے کہ کسی ہدف اور قیادت کے بغیر لوگوں کا غم وغصہ کہیں سب کچھ ہی بہا نہ لے جائے۔ اس نازک صورتحال میں جب امریکہ پہلے ہی پڑوس میں پنجے گاڑھے ملکی سرحدوں کی تاک میں بیٹھا ہے اس کی کوشش ہے کہ ہیجان کی اس لہر کا رخ مخصوص مفاد کے تحت کسی اور جانب موڑ دے۔ مولانا سمیع الحق نے واضح کیا کہ امریکی عزائم اقوام عالم پر کھل کر بے نقاب ہو چکے ہیں۔ مصر اور تیونس میں عوامی احتجاج کے بعد جس طرح لیبیا میں بے چینی کی لہر امڈ آئی ہے امریکہ اپنی فوجیں وہاں بھی داخل کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہا ہے۔ اس خطرناک صورتحال میں قومی قیادت کو پاکستان کو درپیش مسائل کا ادراک کرتے ہوئے اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ اس کیلئے ہم سب کو اپنے معمولی اختلافات پس پشت ڈالنا ہوں گے۔ دیوبندی، بریلوی شیعہ سنی، جملہ دینی قیادت اور سیکولر جماعتوں سمیت ملکی سطح پر عام سیاسی قائدین میں سے ہر ایک کو دوسرے کی جانب دست تعاون کا عملی ثبوت دینا ہوگا۔ ذرائع ابلاغ اور ہماری قومی قیادت اگر متحد ہو کر حکومت کو امریکہ نواز پالیسی ترک کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو ملک میں ڈرون حملے ہو سکیں گے اور نہ ہی ریمنڈ ڈیوس جیسے معاملات میں پاکستان کو ایک خود

مختار ملک ہونے کے ناطے کسی دباؤ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ میڈیا اور ملکی سیاست میں پائے جانے والے اضطراب سے نمٹنے کیلئے ضروری ہے کہ حکومت وار آن ٹیرر سے اپنی فوری علیحدگی کا اعلان کرے۔ پارلیمنٹ میں اتفاق رائے سے منظور کی گئی قراردادوں پر عمل کیا جائے جنہیں قبل ازیں ردی کی ٹوکری کی نذر کیا جاچکا ہے۔ نام نہاد امریکی دوستی کے حکومتی دعوؤں کے نتیجے میں آج پوری قوم کو اپنی حمیت اور غیرت سے محروم ہونا پڑا ہے۔ وار آن ٹیرر امریکہ اور افغان حکومت کا معاملہ ہے ملک کو اس آگ میں دھکیل کر پوری قوم کی امن وسلامتی کو داؤ پر لگا دیا گیا ہے۔ نیٹو فورسز کی دی گئی راہداری کی وجہ سے ملک وقوم اربوں روپے کی ملکی املاک اور شاہراہوں کی تباہی کے نقصانات برداشت کرچکی ہے۔ پاکستان کو امریکہ کی کسی بھی دھمکی کی پرواہ کئے بغیر دوٹوک انداز میں اس جنگ سے خود کو الگ کرنا ہوگا ہمارے پڑوس میں ایران جیسا خودمختار ملک بھی موجود ہے جس کے سابق صدر خامینائی نے مجھے دورہ تہران کے موقع پر انکشاف کیا تھا کہ امریکہ نے انہیں بھی دھمکی دے کر اپنے مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ایک باوقار قومی رہنما ہونے کے ناطے انہوں نے ملکی مفاد کے خلاف اس امریکی خواہش کو مسترد کردیا اور امریکہ اسکا آج تک کچھ نہیں بگاڑ سکا۔

مولانا سمیع الحق نے سابق فوجی سربراہ مملکت پرویز مشرف کے دور میں دینی جماعتوں اور سیاسی قیادت کے کردار کے حوالے سے بتایا کہ پرویز مشرف نے افغان عوام کی قربانیوں پر پانی پھیر کر ستمبر 2001ء میں یوٹرن لیا اور پوری قوم کو امریکہ کے ہاتھوں یرغمال بنادیا۔ دینی جماعتوں نے اس دوران پاک افغان ڈیفنس کونسل بنا کر امریکی حملوں کی شدید مخالفت کی۔ قوم کی بدقسمتی تھی 16 ستمبر 2001ء کو مختلف جماعتی وفد کے جن 21 قائدین نے صدر جنرل پرویز مشرف سے ملاقات کی ان میں سے نوابزادہ نصر اللہ خان اور مجھ سمیت دیگر ایک دو کے علاوہ باقی تمام ان کے ورغلانے میں آگئے کہ امریکہ حمایت نہ کرنے کی صورت میں پاکستان کو پتھر کے دور میں دھکیل دینے کی دھمکی دے رہا ہے۔ ہم نے کل بھی پرویز مشرف کے سامنے اس بات کی نشاندہی کی تھی اور آج بھی اسی موقف پر قائم ہیں کہ امریکہ پاکستان کے ساتھ دوستی کی آڑ میں ایسا کھیل کھیلنا چاہتا ہے جس سے اسے پاکستان میں بھی مداخلت کا جواز مہیا ہوجائے گا امریکہ کے بارے میں دس سال پہلے کے ہمارے اندیشوں کی آج تصدیق ہورہی ہے' آئے روز ڈرون حملوں کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے لیکن ہمارے حکمرانوں کو اس کی کوئی فکر ہی نہیں اس کے برعکس ایک امریکی ریمنڈ ڈیوس جس نے دن دہاڑے دو پاکستانیوں کو ہماری سرزمین پر قتل کردیا اس کی زبردستی رہائی کے لئے پوری امریکی انتظامیہ متحرک ہوچکی ہے۔ افغان جہاد کے دوران 20 لاکھ افغانی شہید کردیئے گئے ہمارے ہم وطنوں نے 50 لاکھ افغان کو اپنے ہاں پناہ دی لیکن سابق صدر جنرل پرویز مشرف نے امریکیوں کے ساتھ مل کر ایک ہی فیصلے سے ان تمام قربانیوں پر پانی پھیر دیا۔ افغان قوم کی دفاع پاکستان کے لحاظ سے اہمیت سے بھی کسی طرح انکار نہیں کیا جاسکتا' اس

کے برعکس امریکہ موقع پاکر پاکستان میں مداخلت سے بھی باز نہیں رہے گا۔ان مسائل کا پاکستان میں امن وسلامتی سے گہرا تعلق ہے وطن عزیز کو امریکی تسلط سے نجات دلانے کی اشد ضرورت ہے۔افغانستان میں امن کی بحالی کیلئے ہونے والی کوششوں کی ہم بھرپور حمایت کرتے ہیں' سابق افغان صدر سید برہان الدین ربانی سے اکوڑہ خٹک میں ہونے والی ملاقات کے حوالے سے انہوں نے واضح کیا کہ افغانستان میں امن مذاکرات کے لئے موجودہ صدر حامد کرزئی اور امریکیوں کو کسی کا تعاون بھی درکار ہو وہ اس کے لئے ضرور پیش رفت کریں لیکن مذاکرات کی کامیابی کے لئے بنیادی اقدامات کرنا ضروری ہیں۔ جب تک سابق افغان حکومت کے عہدیداروں کو بگرام اور گوانتاناموجیل سے رہا کر کے میز کے گرد نہیں بٹھایا جاتا یہ مذاکرات بارآور ثابت نہیں ہوں گے۔امریکہ نے سابق افغان قائدین کے سروں کی کروڑوں روپے کی قیمت لگا رہی ہے جو اس وقت زیر زمین ہیں اگر ان کو سلامتی کی ضمانت ہی حاصل نہیں تو وہ ان مذاکرات میں کیسے کوئی مفید کردار ادا کرسکتے ہیں۔افغان صدر حامد کرزئی اور امریکیوں کو بحالی امن کے سلسلے میں اپنی خلوص نیت ثابت کرنے کے لئے ان لوگوں کو بھی مذاکرات میں نمائندگی دینا ہوگی جو سابق افغان حکمران ملا عمر کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں' افغانستان میں مذاکرات کا عمل جس طبقے کے ساتھ بھی جاری ہے خواہ وہ طالبان ہوں یا کوئی اوران کا اعتماد بحال کرنا ضروری ہے۔جس کے لئے امریکیوں اور نیٹو فورسز کا افغانستان سے انخلا بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ہم نے سابق صدر برہان الدین ربانی کی مصالحانہ کوششوں کی تعریف کرتے ہوئے ہر قسم کے تعاون کی پیش کش کی ہے۔اس مقصد کے تحت پاکستان کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ پکڑ دھکڑ بند کردے اور فریق نہ بنے اس کے ساتھ ساتھ مذاکرات کو کامیاب بنانے کے لئے ترکی' سعودی عرب' ایران اور دبئی سمیت دیگر ممالک میں سے جہاں کہیں بھی امن کی تلاش کے لئے جانا پڑے گا ہم اپنی تمام صلاحیتوں کو اس کے لئے وقف کردیں گے اور رائے عامہ کو ہموار کرنے کا عمل جاری رکھیں گے۔ہم اپنے سابقہ موقف پر آج بھی بدستور قائم ہیں کہ ملک کیلئے امریکہ نواز پالیسی کبھی فائدہ مند نہیں ہوسکتی۔دیگر تمام مسائل بھی اسی کا نتیجہ ہیں چنانچہ جب تک ہم کنوئیں سے کتا نکال باہر نہیں کرتے کتنا بھی پانی نکال لیں یہ پاک نہیں ہوسکتا۔

ماضی میں ہماری اپنی کوششوں سے متحارب گروپوں کے ساتھ کئی معاہدے بھی طے پائے لیکن معاہدے طے پانے کے ساتھ ہی امریکی اور نیٹو فوج نے ڈمرون حملے کرکے بحالی امن کے لئے ہماری کوششوں کو سبوتاژ کردیا۔ مولانا سمیع الحق نے واضح کیا کہ افغان قوم آزادی کی جنگ لڑ رہی ہے جسے پاکستان میں اپنے مسلمان بھائیوں کی ہر طرح سے اخلاقی امداد حاصل ہے اوراس سلسلے میں نوائے وقت کے سربراہ جناب مجید نظامی کا کردار ان کے اخبار میں ہمیشہ زندہ وجاوید رہے گا۔